تجری عیون العلم من بیت العلوم کما تری
سالت عیون الماء فی الفنجاب من جبالها

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مفیدہ در فن مناظرہ المسمی

فیضیہ

جسکو فاضل کامل النصاب مولوی فیض الحسن صاحب
مدرس اول عربی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے سہولیت امیدواران
امتحان مولوی فاضل کے تالیف کیا اور بحکم واجب الاذعان جناب

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر

رجسٹرار و بانی مبانی بیت العلوم پنجاب کے بماہ مارچ سنہ ۱۸۸۰ع

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں
باہتمام کارپردازان طبع ہوا

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ و رسول کی حمد و نعت کے بعد جو سارے مسلمانون پر واجب ہے یہ راقم
بیشعوری فیض سہارنپوری یہہ گذارش کرتا ہے کہ ازبسکہ ہماری مدرسہ
[illegible]م لاہور کے سالانہ امتحان مین فن مناظرہ کے سوال بہی
آئے تھے اور طالب علمون کو اونکے جوابون مین تھوڑی بہت دشواری
پیش آئی تھی اسلیئے کہ برتاؤ ان مسئلونکا بہت کم ہے تو مین نے بحکم رجسٹرار
والا مقدار ڈاکٹر لیٹنر صاحب کے ایک چھوٹا سا رسالہ اس فن مین لکھا
اور ضروری بحثون کو اوسمین درج کیا اور نام اوسکا نفیبہ رکھا چنانچہ یہہ
رسالہ ایک مقدمہ اور چند مطلبون اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے مقدمہ مین
علم کی تعریف اور موضوع اور غایت اور اقسام بحث اور اصطلاحون کا
بیان ہے اور خاتمہ مین وہ باتین لکھی ہین جو فریقین کو مناظرہ کیوقت

مین چاہتے ہین اور یہہ بات کھلم کھلا کھتا ہون کہ مین اس فن سے بخوبی واقف نہین ہون اگر خدانخواستہ کہین بھول چوک ہو جاوے تو معافی کا مستحق ہون باقی رہی چشم عناد سو علاج اوسکا کسی کے قبضہ مین نہین

بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ❊ عیب نماید ہنرش در نظر

علاوہ اسکے واقف فن کا سکوت بھی حسد سے کچھ کم نہین اگرچہ ایذا رسانی مین پہلی بات کہ نہین پہونچتا **ع** این کہ مے گویم ہمہ حال من است

مقدمہ

مناظرہ ایک ایسا علم ہے جسمین بحث کے سقم و صحت سے بحث کی جاتی ہے اور وہی اوسکا موضوع ہے اور اوسکی غایت یہہ ہے کہ مباحثہ کی طریق صایب سے نہ چوکے تاکہ اپنے مطلب کو نہ پہونچے بحث کی تین قسمین ہین **ایک مناظرہ** وہ اصل لغت مین باہم نظر کرنے اور باہم نظیر ہونیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دو آدمی یا زیادہ کسی حکم خبری کے بیان مین متباین غرض توجہ کرین کہ جو بات اوسمین ٹھیک ٹھیک ہو وہ بخوبی ظاہر ہو جاوے **خواہ** وہ توجہ بظاہر ہووے جیسے ... مین ہوتے تھے یا بحسب باطن ہووے جیسے کبھی اشراقیون مین ہوتے تھے اور **خواہ** وہ دونون فریق ایک وقت مین ہووین جیسے آجکل مین

کہین واقع ہووے یا آگے پیچھے ہو جیسے پچھلے اگلون پر اعتراض کرین اور خواہ وہ حکم خبری حملے ہو یا اتصالیہ یا انفصالیہ ایجابی ہو یا سلبی صریح ہو یا ضمنی ہو جیسے کہ تعریفون مین ہوتا ہے چنانچہ تفصیل اوسکی آگے آویگی اور خواہ دونون فریقون کی غرض اظہار صواب ہو جیسے کہ جمہور کا مذہب ہے یا منجملہ اونکے کسی فریق کے وہ غرض ہو جیسے کہ بعضونکا قول ہے مگر اب مناظرہ کا اطلاق اسقسم پر باین لحاظ ہے کہ مناظرہ اشرف ہے اور اوسکی شرافت کے لئے بھی بہت ہے کہ اوسکے نام سے یہہ علم نامی گرامی ہوا +

مجادلہ

دوسری قسم مجادلہ ہے وہ لغت مین سخت خصومت کا نام ہے اور اصطلاح مین اوس جھگڑے کو کہتے ہین جسمین صرف یہہ غرض ہوتی ہے کہ طرف مقابل کو الزام فاحش دیوے اگر وہ سایل ہے یا اوسکے الزام سے محفوظ رہے اگر وہ مجیب ہے یا یہہ دونون باتین مرکوز خاطر ہوں دین عام اس سے کہ فریقین کا مقصود واحد ہو یا مختلف ہو مثلاً ایک مناظر ہو اور ایک مجادل ہو یا مکابر ہو مگر جب کہ کوئی مناظر ہوگا تو اب اس بحث و مباحثہ کو بباعث شرافت مناظرہ کے مناظرہ بھی کہہ سکتے ہین جیسے کہ بعضون نے لکھا ہے ہان جب فریق ثانی مکابر ہوگا تو یہہ قسم مجادلہ ہے اسلئے کہ مجادلہ مکابرہ سے اشرف ہے

مکابرہ

تیسری قسم مکابرہ ہے اور وہ لغت مین بڑائی جتانے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ مباحثہ ہے جسمین یہہ منظور

نہین ہوتا کہ الزام دیتن یا الزام سے بچین یا ٹھیک ٹھیک بات جتاویں
بلکہ صرف لڑنا جھگڑنا مرکوز خاطر ہوتا ہے عام اس سے کہ یہہ دونو کا مطلب
بھی ہووے یا کسی ایک کا مگر جب کہ کوئی فریق اون مین سے یہہ چاہے کہ
صواب واضح ہوجاوے تو اب بقول بعضون کے یہہ مناظرہ گنا جاویگا
اور حق یہہ ہے کہ یہہ تینون قسمین باہم متبائین ہین

مدعی

مدعی لغت مین دعوی
کرنے والے کو کہتے ہین اور یہان وہ کوئی ہے جو کسی حکم خبری کی
صدق و صحت کا دعوی کرے پھر اگر وہ نظری ہووے تو دلیل اوسپر
لاوے اور اگر بدیہی غیر اولے ہو تو تنبیہ کے ذریعہ سے اوسکی خفا
کو اوٹھاوے اور بخوبی زائل کرے اور جب کہ وہ دلیل لاوے تو اگر
دلیل انی سے کام اپنا نکالے تو اوسکو مستدل کہتے ہین اور اگر دلیل
لمی کو کام مین لاوے تو اوسکو معلل بولتے ہین

دعوی

دعوی وہ قضیہ ہے
جسکے حکم کا اثبات یا اظہار اوسکے پیش کرنیوالے کو منظور ہووے اور
بحسب اختلاف اعتبارات اوسکو نتیجہ اور مطلوب اور مسئلہ اور بحث
اور قانون اور خبر اور مقدمہ بھی کہتے ہین مگر مطلوب عام ہے اسلیئے کہ
تصوری تصدیقی دونو کو شامل ہے

معرف

معرف اصل مین بتانے جتانے
والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوس کا ہے جو کسی اسم کے
شرح یا کسی موجود نفس الامری کی حقیقت کو بتاوے اور یہہ تعریف اوسکے

حقیقی کہلاتی ہے اور مفاد اسکا ایک ایسے شئے کا تصور ہے جسکی وجود
واقعی کا علم حاصل ہے اور غیر حقیقی کی دو قسمین ہین ایک اسمی جسکا مفاد
ایسی شئے کی نفس مفہوم کا ابتدائی تصور ہے جسکی وجود و عدم سے کچھ
بحث نہین اور دوسری قسم لفظی ہے جسکا مفاد التفات ثانی ہے کہ بتانے
والا پوچھنے والے کو یاد دلا دیتا ہے اور شرط یہ ہے کہ تفسیر لفظ
مسئول کی اجلی اور اوضح ہووے تاکہ سایل متردد نرہے اور کل بحث
تعریف کے منطق کی کتابون مین مذکور ہے **نقل** اصل لغت مین کسی شئے

نقل

کے ایک جگہ سے اوٹھا کر دوسری جگہہ لیجانے کو کہتے ہین اور
وہ اصطلاح مین یہہ ہے کہ منجملہ فریقین کے کوی فریق اپنی کلام مین ایسے
کسی کے قول کو بلفظہ یا بالمعنے بطور سند نقل کرے جو فریق ثانی کے
نزدیک مقبول و مسلم ہووے خواہ وہ ناقل کے نزدیک بھی مسلم ہو یا
نہ ہو جیسے کہ دلیل الزامی مین واقع ہوتا ہے **نظیر** مین مقلدون کو

دلیل الزامی

چاہیے کہ غیر مقلدون کے مقابلہ مین کسی امام کے قول کو نقل نکرین
اسلیے کہ وہ کسی امام کے قایل نہین ہین ہان غیر مقلد اگر الزام دینا چاہین تو
مقلدون کے پیشواؤن کے قول اونکے مقابلہ مین پیش کرین مگر خصم کا
الزام و اسکات اوسوقت متصور ہو سکتا ہے کہ قول منقول کے
وہی معنے نزدیک اونکے بھی صحیح و مسلم ہودین جو ناقل سمجھ رہا ہے

اور نقل کے شرط یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا کہلم کہلا یہہ کہے کہ فلانے حکیم یا اوس امام نے مثلاً یہہ فرمایا ہے اور یہہ فرمودہ اوسکا ہے تاکہ اقتباس نہو جاوے

تصحیح نقل

تصحیح نقل اصطلاح مین یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا قول منقول کو قایل تک پہونچاوے یعنے اگر وہ جیتا جاگتا ہووے تو اوسکا مقابلہ کرادے اور اوس سے تصدیق اوسکی چاہئے اور اگر وہ زندہ نہوا در قول منقول اوسکا کہین لکہا ہوا ہووے تو وہ دکہلا دے

دلیل

دلیل اصل مین راہ بتانے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوی کی مثبت یا خصم کی ملزم کا نام ہے اول کو تحقیقی اور دوسری کو الزامی بولتے ہین اور یہہ قسم مسلمات خصم سے بنائی جاتی ہے اور تمام اقسام اوسکی منطق کے کتابون مین مذکور ہین اور کبھی ملزوم یقین کو دلیل اور ملزوم ظن کو امارت بفتح ہمزہ کہتے ہین خواہ وجود اس ملزوم کا بجائے خود یقینی ہو یا ظنی ہو

امارت

اور اب قیاس کو دلیل اور تمثیل اور استقراء کو امارت بھی کہہ سکتے ہین

تنبیہ

تنبیہ لغت مین نیند سے جگانیکو کہتے ہین اور اصطلاح قوم مین اوس بیانکا نام ہے جو بدیہی خفی کے خفا کو دور کرے جیسے کوئی ثبوت حقایق محسوسہ کا دعوی کرے اور یہہ کہے کہ وہ ثابت ہین اسلئے کہ ہم اونکو آنکہون سے دیکہتے ہین اور تنبیہ حقیقت مین مظہر ہوتی ہے نہ مثبت اسلئے کہ نظری اثبات کی محتاج ہوتی ہے نہ بدیہی غیر اوسکے

تقریب

تقریب لغت مین نزدیک کرنیکو

کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مستدل اپنی دلیل کو ایسے عمدہ طور سے
پہلاوی کہ مطلوب سے بعید نہ ہووے مثلاً اگر کوئی مدعی کسی شئی کے
انسان ہونیکا دعوے کرے اور یون کہے کہ یہہ شئی انسان ہے
اسلیئے کہ وہ حیوان ہے تو یہہ دلیل اوسکی دعوی کو مستلزم نہوگی اور
کہا جاویگا کہ تقریب تام نہین تعلیل لغت مین کئی معنون مین مستعمل ہوتے ہین
اور یہان کسی شئے کی پوری علت جتانے کا نام ہی چنانچہ جتلانے والی
کو معلل کہتے ہین اور اوسکی دلیل کو لمیّ بولتے ہین جیسے کوئی حکیم
عناصر کی کروی ہونے کی علت یہہ بتادی کہ وہ بسیط ہین علت لغت
مین سبب کو کہتے ہین قال فی القاموس ہذہ علتہ ای سببہ اور
اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ شئے اپنی ماہیت مین یا وجود مین محتاج اوسکی
ہووے اور یہہ تعریف بسیط کے خارجی اور مرکب کے داخلے خارجی
علتون کو شامل ہے ملازمۃ باہم چسپان ہونیکو کہتے ہین اور
اصطلاح مین یہہ ہے کہ ایک حکم دوسری حکم کا مقتضی ہووے چنانچہ
پہلے کو ملزوم اور مقتضی بصیغہ اسم فاعل اور دوسری کو لازم اور مقتضی بصیغہ
اسم مفعول کہتے ہین اور یہہ اقتضاء عام ہے اس سے کہ واقعی ہو یا
ظنی جیسے کہ شرطیات مین پایا جاتا ہے منع لغت مین روکنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دلیل مدعے کی کسی مقدمہ صغریٰ

تعلیل

علت

ملازمۃ

منع

کبری کو نہ مانے اور اوس سے دلیل اوسکے طلب کرے غرض کہ باین طور
خاص اوسکی دلیل کو چلنے نہ دے اور اوسکو مناقضہ اور نقض تفصیلی
بھی کہتے ہین اور لفظ اوسکی یہہ ہین کہ ہم اس مقدمہ کو نہین مانتے یا یہہ
یہہ مقدمہ ممنوع یا غیر مسلّم ہے حلّ لغت مین گرہ کھولنے کو کہتے ہین اور
اصطلاح قوم مین یہہ ہے کہ مجیب اپنا معترض کے اعتراض مین موضع
غلطی کو جتاوے اور اسمین اور منع مین یہہ فرق ہے کہ وہ مجیب کی جانب
سے ہوتا ہے اور منع سائل کے جانب ہوتی ہے اور اوسمین موضع
غلطی کا جتانا مقصود ہوتا ہے اور منع مین یہہ غرض ہوتی ہے کہ
مدعی کی دلیل مخدوش ہے مقدمہ لغوی معنے اوسکی معروف
اور پیش پا افتادہ ہین اور اصطلاح مین وہ ہے جسپر دلیل کا راست
درست ہونا موقوف ہووے خواہ وہ دلیل کا جز ہووے جیسے
صغری یا کبری یا شرط ہووے جیسے صغری کا ایجاب اور کبری کی
کلیت شکل اول مین مثلاً سند اصل مین تکیہ اور سہارے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو منع کی تائید و تقویت کے لئے
لائیجاوے واقع مین مفید ہو یا نہ ہو اور اوسکو مستند بھی کہتے ہین
اور لفظ اوسکی یہہ ہین لم لا یجوز یعنے کیون جائز نہین اور کیف لا یعنے کیونکر
جائز نہو والحال انہ کذلک یعنے اور حال یہہ ہے کہ وہ ایسا ہے نقض اصل لغت

حل

مقدمہ

سند

نقض

مین توڑنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہی کہ مدعی کی دلیل ایسے
شاہد کے ذریعہ سے توڑے جاویے جو واقع مین متحقق ہووے اور یہہ
جتاوے کہ دلیل مذکور کا مدلول اوس سے متخلف ہے یعنے دہان پر یہہ
دلیل پائی جاتی ہے اور مدلول اوسکا نہین پایا جاتا یا اگر مدلول اوسکا
متحقق ہووے تو یہہ محال لازم آتا ہے جیسے جب کوی مدعی کسی شئے
کی محسوس ہونیکا دعوے کرے اور یہہ کہے کہ یہہ شئے محسوس ہے
اسلئے کہ وہ موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو تخلف کی تقریر
اسمین یہہ ہے کہ باری تعالے موجود ہے اور محسوس نہین اور لزوم
استحالہ کا بیان یہہ ہے کہ اگر مدلول اوسکا واقع مین ثابت و متحقق ہوے
تو باری تعالے کی جسمیت لازم آتی ہے اسلئے کہ ہر محسوس جسم ہے
یا جسمانی ہے اور محال عام ہے شرعی ہو یا عقلی ہو اور اسکو نقض
اجمالی اسلئے کہتے ہین کہ کل دلیل مجملاً پر اعتراض ہے شاہد لغت
مین گواہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو دلیل
مدعی کی فساد اور قول ناقض کی صحت کو جتاوے اور یہہ بات یاد
رہے کہ کوئی نقض اجمالی ایسی شاہد صادق کی بدون مقبول و
مسموع نہین ہوتا معارضہ اصل لغت مین آپسکی آڑی آجانے
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ جس مطلب پر مدعی

شاہد

معارضہ

دلیل کو قایم کیا خصم اوسکی نقیض پر مستقل دلیل قایم کرے خواہ وہ نقیض صریح ہو یا نقیض صریح کا لازم مساوی ہو یا نقیض صریح سے اخص ہو معارضہ کی تین قسمین ہین ایک یہہ کہ دونو کی دلیلین

اقسام معارضہ

مادہ صورت مین باہم متفق ہون جیسے عامۃ الورود مغالطون مین ہوتا ہے مثلاً ایک آدمی حدوث عالم کو مدعی ٹھہرا کر یہہ کہے کہ یہہ مدعی ثابت ہے ورنہ نقیض اوسکی ثابت ہوگی اور جب کہ نقیض اوسکی ثابت ہوگی تو کوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر مدعی ثابت نہوگا توکوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی اور عکس نقیض اسکا یہہ ہے کہ جب کوئی شئے ثابت نہ ہوگی تو مدعا ثابت ہوگا اور یہہ محال ہے اسلئے کہ مدعے بھی ایک شئے ہے اور یہہ محال ثبوت نقیض سے لازم آیا تو ثبوت نقیض کا محال ہے اور جب نقیض مدعی کی محال ہوئی تو مدعی واجب الثبوت ہوا اور دوسرا آدمی قدم عالم کو مدعی ٹھہرا کر پہلے قدم بقدم چلے یہان تک کہ استحالہ نقیض سے ثبوت مدعی کا لازم آجاوے اور اس قسم کا معارضہ بالقلب کہتے ہین دوسری یہہ کہ دونو دلیلین صرف شکل وصورت مین متفق ہون مگر دونو کے مادون مین اختلاف ہو مثلاً ایک عقلی ہو ایک نقلی ہو اور دونو شکل اول یا ثانی پر ہووین یا یہہ کہ مادون مین اتفاق ہو باتے شکل وہیت مین اختلاف ہو یعنے دونو دلیلین عقلے

ہون یا نقلے ظنے ہون یا قطعے مگر ایک شکل اول پر ہوا اور دوسری شکل
ثانی یا ثالث پر یا ایک اقترانی ہو اور دوسرے استثنائی ان دونو صور تون
کو معارضہ بالمثل کہتے ہین اور اگر کسی امر مین اتفاق نہو تو اوسکو معارضہ
بالغیر کہتے ہین مثلاً مدعے کی دلیل قطعے ہو اور شکل ثانی پر ہو
اور معارض کے دلیل ظنے ہو اور شکل اول پر ہو مصادرہ علے

مصادرہ

المطلوب یقال صادرہ علے کذا اذا طالبہ بہ یعنے اوس سے اوسپر
مواخذہ کیا یا تاوان اوسکا لیا اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ سائل
یون مواخذہ کرے کہ دلیل کی صحت خود مدعی کی صحت پر موقوف
ہے یا کبری کی کلیت خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہو جیسے کہ شکل اول
پر کیا گیا تقریر اوسکی یہہ ہے کہ شکل اول مین کبری کلیہ کی صحت
اسپر موقوف ہو کہ اوسط کی تمام افراد کے لئے اکبر ثابت ہو وے اور
جب کہ اصغر بھے منجملہ افراد اوسط ہے تو اوسکے لئے بھی ثابت
ہونا اوسکا ضرور چاہئے اور یہہ خود مطلوب ہو غرض کہ کبری کی کلیت
خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہوئی پس جو شخص اس مدعی کا منکر
ہے وہ کبری کی کلیت کو ہرگز نمانیگا سائل لغت مین مانگنے والے

سائل

کو کہتے ہین اور یہان نام اوس کسے کا ہے جو مدعی کی طرف
مقابل ہو کر اوسکے دلیل کو توڑے یا کسی مقدمہ کو نمانے یا اوسکے

خلاف پر مستقل دلیل قایم کرے غرض کہ وہ حقیقت مین دلیل مذکور
کی صحت یا خود مدعی کے راستی کا سوال کرتا ہے **مجارات مع الخصم**

مجارات مع الخصم

لغت مین مخالف کے برابر ہمراہ چلنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ
ہے کہ مخالف کی قول کو تسلیم کر کے فرق نکالے اور غلط فہمی اوسکی
جتاوی **مثال** اوسکی یہہ ہے کہ کافرون نے اپنے رسولون کے
رسالت کا انکار کر کے یہہ کہا کہ تم ہم سے آدمی ہو ہم مین اور تم
مین کوئی فرق نہین پھر اسکے کیا معنے کہ تم رسول ہوا اور ہم نہون
رسولون نے قول اونکا تسلیم کیا اور یہہ جواب اونکو دیا کہ بلاشک
ہم تم سے آدمی ہین مگر خدا کی دین ہے جسکو چاہئے اوسکو دیوی
اور یہہ تمھاری غلط فہمی ہے کہ رسالت مقتضای ذات انسانی ہے

ان انتم الا بشر مثلنا ... قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده

توجیہ

توجیہ لغت مین متوجہ کرنیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
خصم اپنے کلام کو معارضہ یا منع یا نقض کے پیرایہ مین متوجہ کرے
اور کبھی کسی بات کی وجہ بیان کرنیکو بھی کہتے ہین **غصب** اصل

غصب

لغت مین پرای حق کے چھیننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
کہ منجملہ فریقین کے کوئی فریق اپنے منصب کو چھوڑکر دوسری کی منصب
کو اختیار کرے **مثلاً** اگر سایل کسی کے قول کو نقل کرے اور بعد اوسکے
دلیل اوسپر لاوے تو یہہ غصب ہے اسلئے کہ سایل ناقل کا یہہ منصب ہے

کہ نقل کے تصحیح کرے نہ یہ کہ مدعی کے مانند اوسپر دلیل لادے
اور ایسی ہے مدعی کی جانب سے منع بالمنع ناجایز ہے اسلیے کہ کام
اوسکا یہ ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے نہ یہ کہ منع بر منع وارد
کرے مگر جب کہ غاصب مستدل ہو جاوے تو اوسپر منوع ثلثہ
یعنی منع نقض معارضہ وارد ہوسکتے ہین بحث مین تین باتین ہوتے
ہین ایک مبادی یعنے دعوی کی تعین دوسری اوساط یعنے
براہین و دلایل تیسری مقاطع یعنے وہ مقدمے جنپر بحث تمام
ہوتے ہے +

مقاصد

مقصد اول

پھلا مقصد یہ ہے کہ مناظر کو لازم ہے کہ جب اوس سے کوی
بات پوچھی جاوے تو وہ ایسا واضح بیان کرے کہ پھر پوچھنے
کی حاجت باقی نہ ہے اور اگر مدعی کوئی نقل پیش کرے تو سایل
کو تصحیح نقل کے طلب کرنا ضروری ہے یہانتک کہ اگر مدعی
کسی کتاب کا حوالہ دے تو اوس کتاب کو منگوا کر اپنی آنکھون سے
دیکھے اور اوسکے کھنے پر نہ رہے مگر یہ بات جب ہے کہ سایل کو
قول منقول کی صحت بجاے خود معلوم نہ ہو اور ناقل نزدیک اوسکے

معتبر نہ ہووے ورنہ بیہودہ مکابر یا مجادل گنا جاویگا اور جب کہ دعوی نظری
ہو تو دلیل اوسپر مانگنی اور اگر بدیہی غیر اولے ہو تو تنبیہ اوس سے
چاہیئے اور جب مدعی اپنے دعوی پر کوی دلیل قایم کرے تو سایل
دلیل مذکور کی صغری یا کبری کو منع کرے خواہ سند لاوے یا نہ لاوے
اسلیٔے کہ مانع کو سند لانا ضروری نہین اور جب سند لاوے تو مدعی اوسمین
غور کرے کہ وہ نقیض مقدمہ ممنوعہ کی مساوی ہے یا نہین مساوی
کا باطل کرنا بلاشبہہ مفید ہوتا ہے اور اگر اس سند کو باطل نہ کرے تو
مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے اور بعد اسکے سند کا باطل کرنا ضروری
نہین ہے اور اگر سایل سند نہ لاوے تو اب مقدمہ ممنوعہ کا ثابت
کرنا ضروری ہے اور جب کہ سایل نقض کرے یا معارضہ پیش آوے
تو اب مدعی کو یہ منصب حاصل ہے کہ وہ معترض کے دلیل کو بنقض
اجمالی توڑے یا اوسپر کوئی منع وارد کرے یا معارضہ پیش آوے
اسلیٔے کہ سایل کے نقض و معارضہ کے بعد خود مدعی سایل ہوجاتا ہے
اور نیز اوسکو یہ بات بھی حاصل ہے کہ اپنے دعوی کو یا ساری دلیل
کو یا اوسکے کسی مقدمہ کو بدلے سدے یا ایسے تقریر سے اداکرے
کہ کوی اعتراض اوسپر وارد نہو واضح ہو کہ جو سوال دلیل پر وارد
ہوتے ہین وہ تنبیہ پر بھی وارد ہوسکتے ہین مگر جب کہ تنبیہ سے

اثبات مدعی منظور نہین ہوتا بلکہ صرف اظہار ہے مقصود ہوتا ہے
سوالات مذکورہ کے وارد کرنے سے کوئی بڑی بات ہاتھ نہین
آتی ہے دوسرا مقصد یہہ ہے کہ وہ تعریف حقیقی جو جنس اور
فصل سے بنائی جاتی ہے منوع ثلاثہ مذکورہ کے مورد اسلئے ہوتی
ہے کہ اوسمین ضمنی دعوے ہوتے ہین مثلاً حیوان ناطق تین دعوٰن
پر مشتمل ہے ایک یہہ کہ یہہ کل حد تام ہے اور دوسری یہہ کہ حیوان
جنس ہے اور تیسری یہہ کہ ناطق فصل ہے اب منع کی یہان
یہہ صورت ہے کہ مانع حیوان کی جنس ہونے اور ناطق کی فصل
ہونے یا دونو کی ذاتی ہونے کو نمانے اور معرّف کو یہہ چاہیے
کہ امر ممنوع کو ثابت کرے یا سند منع کو لبشرط مساوات اوٹھاوے
اور نقض کا یہہ طور ہے کہ حد کا تخلف محدود سے اور محدود کا تخلف حد سے جتاوے
یعنے یہہ بتاوے کہ یہہ تعریف جامع نہین یا مانع نہین اور شاہد
تخلف کو پیش کرے سواب معرف کو یہہ لازم ہے کہ اگر بن پڑے
تو اوسکی شاہد کو اوٹھاوے ورنہ اپنی تعریف کو بدلے اور معارضہ
کی یہہ شکل ہے کہ خود معترض حد مذکور کی مقابلہ مین ایک اور حد بناوے
مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ پہلا معرف حد ثانی کا معرّف بھی ہو ورنہ تعارض
متصور نہوگا اسلئے کہ تعارض یون متصور ہوسکتا ہے کہ حد ثانی کی

مقصد دویم

جنس وفصل مذکور کا ذاتی ہونا بدلیل قطعی ثابت ہووے یا پہلا تعریف
حد ثانی کے حدیت کا اعتراف کرے اور جب کہ امر اول متعذر ہی تو امر
ثانی ضرور چاہیے اور یہہ بات یاد رہے کہ معارضہ حدود حقیقیہ مین ہوتا ہے
اسلیئے کہ ایک ماہیت کے لئی دو حقیقی حدین نہین ہوسکتین اور جب کہ
عوارض کا تعدد محال نہین تو رسمون مین معارضہ نہین ہوتا اور تعریف
لفظی مین یہہ اعتراض منع کے پیرایہ مین یون وارد ہوتا ہی کہ اس لفظ کے یہہ معنی ہم
نہین مانتے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اصطلاح ولغت کی کتابون
سے نقل کرے یا معترض کو وہ کتابین دیکھا دے یا یہہ بیان کرے
کہ ہماری مراد اس لفظ سے وہ معنی نہین جو بظاہر سمجھے جاتے ہین ہماری
اصطلاح مین اس کلمہ کے یہہ معنی ہین منوع ثلاثہ کا اطلاق اون سوالون
پر جو حدون پر وارد ہوتے ہین بطریق استعارہ کے ہے اور باوصف
اسکے احتمال حقیقت کا بھی قایم ہے تیسرا مقصد یہہ ہی کہ منوع ثلاثہ

مقصد سیوم

مذکورہ نقل صرف اور نفس دعوی پر وارد نہین ہوتین مگر مجازاً
اسلئے کہ وہ تینون حقیقت مین ابطال دلیل کے لئی موضوع ہین اور
بعضون کا یہہ قول ہے کہ منقول من حیث ہو منقول پر منع وارد نہین
ہوتی ہان اگر ناقل قول منقول کے صدق وصحت کا التزام کرے
یا اوسکو اپنی دلیل کا مقدمہ گردانے تو اب اوسپر منع وارد ہوسکتی ہے

سارے اہل علم کا اتفاق اسپر ہے کہ منقول معلوم پر تصحیح نقل کا مانگنا اور
بدیہے اوسے پر تنبیہ کا چاہنا اور نظری معلوم پر دلیل کا طلب کرنا
جایز نہین ہان اگر یہہ منظور ہو کہ اپنے طریق علم کی سوی اور طریق
سے علم اوس نظری یا بدیہی غیر اولے کا حاصل ہووے یا اپنے
علم کے صحت مرکوز ہو تو کچہ مضایقہ نہین مگر مناظر کو یہہ بات بہت کم سوجھتی
ہے دلیل کے باطل ہونے سے خود مدعی کا باطل ہونا لازم نہین
آتا اسلیئے کہ ایک مدعی کے لیئے کئی دلیلونکا ہونا جایز ہے ہان اگر ساری
دلیلین باطل ہو جاوین تو اب مدعے کا بطلان واضح ہوا اور مستدل
کے لیئے تغیر و تبدیل کے سوای کوئی چارہ باقی نہین رہا یعنے وہ اپنے
دعوے کو بدلے سدرے چوتھا مقصد یہہ ہو کہ جس مقدمہ

مقصد چہارم

پر دلیل مدعے کی مبنے ہو خواہ وہ صریح ہو یا ضمنے ہو خاص اوسپر
اور اوسکے سمیت اور کسی مقدمہ پر منع وارد ہو سکتی ہے چنانچہ قیاس
مساوات کی مقدمہ اجنبیہ پر منع وارد ہوتی ہے اسلیئے کہ وہ اوسکا
مبنے ہوتا ہے اور جو مقدمہ ہر طرحسے معلوم ہو وے اوسپر منع
کا وارد کرنا مکابرہ ہے اور اگر الزام منظور ہو تو مجادلہ ہے ہان
بدیہے غیر اولے کو یا تنبیہ کی کسی مقدمہ کو تسلیم نکرنا مضایقہ نہین
ہے ممنوع مرتبہ کے یہہ صورت ہے کہ دلیل مدعی کی دو نون

مقدسون یعنے صغری کبری مین سے ہر مقدمہ کی نسبت یہہ کہا جاوے
کہ یہہ مقدمہ ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو دوسرا مقدمہ ممنوع
ہے اور یہہ منع ثانی اگر تسلیم مقدمہ ممنوعہ پر مبنے ہووے تو واجب
ہوتی ہے ورنہ مستحسن گنی جاتی ہے **مثلاً** جب کوی یہہ کہے کہ یہہ
امر بدیہی ہے اور ہر بدیہی معلوم ہے تو سایل یہہ بول اوٹھے
کہ امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے اور اگر یہہ تسلیم کیا جاوے تو ہر
بدیہی کا معلوم ہونا ممنوع ہے یا پہلے کبری کو نمانے اور پھر اوسکو
مانکر صغری کو نمانے یعنے یہہ کہے کہ ہر بدیہی کا معلوم ہونا
ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے
پھر اگر یہہ کہا جاوے کہ وہ بلاشبہہ بدیہی ہے سو معلوم ہونا
اوسکا ضروری ہے تو سایل اب یون ضرور کہے کہ بدیہی ہونا اوسکا
مسلم نہین اور اگر وہ تسلیم کیا جاوے تو ضروری معلوم ہونا اوسکا
مسلم نہین اور جب کہ منع مضر مقصود نہو یعنے مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا کچھہ ضرر نہ پہونچاوے تو معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ اگر مقدمہ
ممنوعہ ثابت ہی تو دلیل اپنی پوری ہے اور اگر ثابت نہین تو عدم
ثبوت اوسکا ثبوت مدعی کو مضر نہین جیسے کوی مدعی حدوث
اجسام پر یہہ دلیل لاوے کہ وہ محل حوادث ہین اور ہر محل حوادث

خود حادث ہے اور صغری کو یون مدلل کرے کہ ہر جسم یا متحرک ہے یا
ساکن ہے اور سکون و حرکت دونو حادث ہین سو ہر جسم محل حوادث
ہوا اور مانع یہہ منع پیش کرے کہ جسم آن حدوث مین نہ متحرک ہوتا ہے
اور نہ ساکن **پس** یہہ مقدمہ کہ ھر جسم یا متحرک ہے یا ساکن ہے
ممنوع ہے **تو اب** معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا ہمکو مضر نہین اسلئے کہ ھر جسم آن حدوث مین حادث
ہوگا اور یہی مطلوب ہے مگر **بعضونکا** یہہ قول ہے کہ معلل کو یہہ
کہنا مناسب نہین بلکہ وہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے یا کوی اور
دلیل لاوے اسلئے کہ اوس نے یہہ التزام کیا ہے کہ مدعی کو دلیل
سے ثابت کرے اور اوسکی لئے بھی دو طریق ہین **مانع** کا اسقدر
توقف کرنا کہ مدعی اپنی دلیل کو پوری کرے نہایت مستحسن ہے
اسلئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب مدعی اپنی دلیل کو تمام کر چکتا
ہے تو جس مقدمہ کی نسبت فریق ثانی کو کوئی شک شبہہ پیش آیا
ہے اونکو مدلل کرتا ہے **اور بعضونکا** یہہ مقولہ ہے کہ مانع کا توقف
کرنا اتمام دلیل تک اچھا نہین مگر پہلے بات اچھی ہے **اور بعضے**
یہہ کہتے ہین کہ توقف کرنا مناظر کو شایان ہے اور توقف نکرنا
مجادل کو مناسب ہے **ہان** ناقض اور معارض کو اتمام دلیل تک

ٹھہرانا واجب ولازم ہے اسلئے کہ جب تک دلیل پوری نہ ہووے
تب تک نقض ومعارضہ نہین ہوسکتا نقض ایسے حکم کا بھی
جایز ہے جسکی نسبت بداہت کا دعوے کیا گیا اسلئے کہ وہ حقیقت
مین اوسکی بداہت کو نمانتا ہے اور اب نقض کا شاہد منع کی سند
سمجھا جائیگا غرض کہ وہ نقض اصل مین منع مع السند ہے پانچوان
مقصد یہہ ہے کہ منع کی سند مقدمہ ممنوعہ کا مجہول ومخفی ہونا
بتاتی ہے اور منع کو قوت بخشتی ہے اگرچہ وہ تائید اوسکے مانع
کے زعم فاسد ہی مین ہووے اظہر یہ بات بہت ضرور ہے کہ
وہ سند مقدمہ ممنوعہ سے عام نہو نہ عام مطلق ہو نہ عام من وجہ
ہو اسلئے کہ سند خفاء مقدمہ ممنوعہ کو مستلزم ہوتی ہے اور کوئی
عام خاص کو مستلزم نہین ہوتا اور جب کہ سند کا موید منع ہونا حقیقت
مین ضروری نہین بلکہ صرف مانع کے زعم مین ہونا چاہئے تو سوفسطائیون
کے اقوال وکلمات سے بھی سند لانا جایز ہے باوصفیکہ وہ واقع
مطابق نہین ہوتے مگر حکیم اوسکو مکابرہ تصور کریگا اور جب کہ
کسی بیان سے سند کی توضیح وتقویت کی جاوے اور وہ بیان
دلیل کے پیرایہ مین ہووے تو اوسمین بحث کرنا مستحسن نہین اسلئے
کہ موید سند یا خود سند کی ابطال سے مقدمہ ممنوعہ کا ثبوت لازم

نہین آتا مگر کہیہ کہ خود سند اور منع مین مساوات پائی جاوے تواب
ابطال سند سے بطلان منع کا اور بطلان منع سے ثبوت مقدمہ
کا لازم آویگا مانع پر یہہ بات لازم نہین کہ جب سند پر بحث کی جاوے
تو خود سند کو مدلل کرے اسلئے کہ جب مانع خود سند ہی کا محتاج نہین تو کیون
یہ ہان اوسپر لاوے مانع کو یہہ نہین پہونچتا کہ مقدمہ ممنوعہ
کی منافے کو اس سے پہلے ثابت کرے کہ مستدل اوس
مقدمہ کو مدلل کرے اسلئے کہ غصب بلا ضرورت لازم آتا ہے
ہان جب مستدل اوس مقدمہ کو مدلل کرے تو اب منافی
مقدمہ کو بدلیل ثابت کرنا جایز ہے اور غصب منصب
بہی لازم نہین آتا کیونکہ جب مقدمہ مدلل ہووے تو صرف
منع اوسکی ناجایز ہے اور اب یہہ منع مدلل مناقضہ سے علے
سبیل معارضہ ہوگے غرضکہ مانع کو اثبات منافے
مقدمہ ممنوعہ کا ہر طرحسے ضروری نہین بخلاف ناقض یا معارض
کے کہ اونکو اثبات کی ضرورت ہوتے ہی چنانچہ ناقض کا
یہہ ذمہ ہے کہ وہ تخلف مدلول یا لزوم محال کو ثابت کرے
اور معارض پر یہہ واجب ہے کہ وہ نقیض مطلوب پر دلیل
مستقل لاوے تبصرہ سند خاص کے یہہ معنی ہین کہ مقدمہ

سند خاص

ممنوعہ کی نقیض اوسکے ہونے نہونے دونوں صادق آوے
جیسے کوئی اس مطلوب کو ثابت کرے کہ یہہ شئے حساس ہے
اور یہہ دلیل اوسپر لاوے کہ یہہ شئے حیوان ہے اور ہر حیوان
حساس ہے اور مانع یہہ کہے کہ حیوان ہونا اوسکا ممنوع ہے
جایز ہے کہ وہ کوئی شجر ہو لیس یہہ سند یعنے شجر ہونا اوسکا
اوسکے حیوان نہ ہونے سے خاص ہے اسلئے کہ جب وہ شجر
نہ ہو بلکہ حجر ہو تب بہی وہ حیوان نہ ہوگا اور وہ سند جو
نقیض مقدمہ سے عام مطلق ہووے برخلاف اسکی ہوتے
ہے یعنے وہ نقیض مقدمہ اور عین مقدمہ دونوں کے ساتہہ
پائی جاتی ہے جیسے مثال مذکور مین مانع یہہ کہے کہ جایز ہے
کہ یہہ شئے ماشی بالفعل نہو یہہ سند یعنے ماشی بالفعل نہ ہونا
حیوان نہونے سے اسلئے عام ہے کہ وہ حیوان نہونیکے
ساتہہ بہی محقق ہوتا ہے جیسے شجر حجر مین اور حیوان ہونیکے
ساتہہ بہی پایا جاتا ہے جبکہ حیوان ساکن بالفعل ہووے
اور عام من وجہ ہونیکی یہہ معنے ہین کہ نقیض مقدمہ کے
ساتہہ بعض صورتون مین پائی جاوے اور بعض مین نہ پائی
جاوے جیسے کہ یہان مانع یون کہے کہ یہہ جایز ہے کہ یہہ شئی حیوان

سند عام مطلق

عام من وجہ

نہو بلکہ کالا یا گورا ہو یہہ سند یعنے کالا یا گورا ہونا حیوان کے
ساتھہ بہی پایا جاتا ہے اور حیوان کے بدون بہی
پایا جاتا ہے اور سند مساوی کی یہہ معنے ہین کہ اوسمین
اور نقیض مقدمہ ممنوعہ مین وجوداً وعدماً مساوات پائی جاوے
جیسے مثال مذکور مین مانع یون کہے کہ جایز ہے کہ وہ حساس
یا متحرک بالارادہ نہو حساس ہونے اور حیوان ہونے مین
مساوات ہی یعنے جہان یہہ ہوگا وہان وہ ہوگا اور جہان
یہہ نہوگا وہان وہ نہوگا اور سند مباین کے یہہ معنے
ہین کہ وہ اور نقیض مقدمہ ممنوعہ کی ایک جگہہ صادق نہ آوین اور
یہہ حقیقت مین سند ہی نہین ہوتے اسلئے کہ وہ عین مقدمہ
سے موافق ہوتی ہے منجملہ مذکورہ سندون کی خاص سند کے
باطل کرنے سے کچہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا اسلئے کہ جبکہ
خاص کے انتفاء سے عام کا انتفا لازم نہین آتا تو نقیض
مقدمہ کے منتفی نہ ہوگی اور عام سند کی باطل کرنیسے اگرچہ
نقیض مقدمہ کے جو اوس سے خاص مطلق ہے یا خاص
من وجہ ہے یا باطل ہوجاوینگے مگر ازبسکہ وہ عین مقدمہ سے
بہی عام ہے تو یہہ بہی فی الجملہ باطل ہوجاویگا یعنے اگر یہہ

سند مساوی

سند مباین

خاص مطلق ہے تو بالکل منتفی ہو جاویگا اور اگر خاص من وجہ ہے
تو من وجہ باطل ہو جاویگا اور یہہ **قول** لبعضو لکنا کہ اگر سند مذکور
نقیض مقدمہ سے عام مطلق اور عین مقدمہ سے عام من وجہ ہو
تو ابطال اوسکا مفید ہے خیلی تامل طلب ہے اور **اصل** یہہ
ہے کہ سند مساوی کا باطل کرنا بلا شبہ مفید و نافع ہے اسلئے
کہ اوسکے باطل ہونے سے مقدمہ ممنوعہ کے نقیض باطل ہوتی
ہے اور نقیض کے باطل ہونے سے عین مقدمہ کا ثابت ہوتا
ہے اور اوسکے ثبوت سے دلیل پوری ہوتی ہے اور مدعی ہاتھہ آتا
ہے **چھٹا مقصد** یہہ ہے کہ نقض اجمالی ایسے شاہد کے لائے
پر سنا نہیں جاتا کہ دلیل کے فساد کو بتاتا وی اور خود متحقق ہووے
بخلاف منع کے کہ وہ بے سند بھی سنی جاتی ہے **اسلئے**
کہ وہان صرف احتمال ہے کافی و اسفے ہوتا ہے **اثبات تخلف**
کے لئے مدعے کی دلیل کو اوسکے مستدلول کے غیر مین
دو طرح پر جاری کرتے ہین **ایک** یہہ کہ بعینہ جاری کرین یعنے وہی
حد اوسط بعینہ قایم رہے اور فرق اسقدر ہو کہ مطلوب کا موضوع
بدلا جاوے **مثلاً** کوی حرام خور گلے مروڑے مرغے کی حلت پر
یہہ دلیل لاوے کہ وہ مرغی طعام اہل کتاب کا ہے اور ہر طعام اہل کتاب کا مسلمانون

کے لئے حلال مباح ہے اور مخالف اوسکا بلا کم وکاست اسی دلیل
کو خنزیر مین جاری کرے اور تخلف جتاوے تو فرق اتنا ہے
ہے کہ موضوع مطلوب مین تبدل واقع ہوا باقے اوسط واکبر وہی
مین اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ حد اوسط کے جگہہ اوسکا مرادف
یا لازم رکھدین جیسے مثال مذکور مین طعام کے جگہہ کہانا یا خورش
مثلاً رکھدین اور جب کہ نقض کا شاہد نظری ہو تو دلیل اوسپر
طلب کرین اور اگر بدیہی غیر اوسے ہو تو تنبیہ اوسپر مانگین
اسلئے کہ سایل فساد دلیل کا مدعی ہے تعریف کے جامع
نہونے یا مانع نہونیکے جتانے کو بھی نقض کہتے ہین اسلئے
کہ وہ تخلف حد کا محدود سے یا محدود کا حد سے جتاتا ہے مثلاً
جب حد دخول غیر کو مانع نہوگے تو وہ محدود سے متخلف ہوگے
اور جب افراد محدود کو جامع نہوگے تو محدود اوس سے متخلف
ہوگا تعریف خاص کے بالعام مانع نہین اسلئے کہ وہان حد ہے
محدود نہین اور تعریف عام کے بالخاص جامع نہین اسلئے کہ
وہان محدود ہے حد نہین شاہد نقض کے مدافعت کے لئے چند
طریقے ہین اول یہہ کہ جہان ناقض نے دلیل مذکور کو
جاری کیا اور تخلف کو جتایا وہان اوسکے جاری ہونیکو نمانے

جیسے کوی حنفی یہہ کہے کہ ان دو مستاوراہون یعنے آگے پیچھے سے جو شئے خارج ہوتے ہے وہ وضو کو توڑتی ہے اور یہہ برہان اوسپر قایم کرے کہ وہ شئے خارج نجس ہے اور ہر نجس وضو کا ناقض ہے اور ایک شافعی یہہ نقض پیش کرے اور یون تخلف بتاوے کہ خارج غیر سایل یعنے جو بدن سے نکلے اور باہر نہ بہے وہ نجس ہے اور باوصف اسکے وضو کا ناقض نہین غرضکہ کبری کے کلیت منقوض ہے سو جواب اسکا یہہ ہے کہ جو سایل نہین وہ خارج نہین بلکہ وہ بادی یعنے ظاہر ہی حاصل یہہ کہ تحت اصغر داخل نہین اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ خود تخلف کو منع کرے مثلاً مثال مذکور مین یہہ حنفی یون کہے کہ خارج غیر سایل نجس ہے نہین اور جب وہ نجس ہی نہین تو وضو کا ناقض نہین یعنے وہ حدا وسط سے خارج ہے اور تیسرا طریق یہہ ہے کہ مستدل یہہ بتاوے کہ صورت تخلف مین یہہ مانع پیش آیا اور اوسنے دلیل کے اثر کو ظاہر ہونے نہ دیا مثلاً جب مثال مذکور مین معترض یہہ اعتراض کرے کہ دائمی بہنے والے زخم سے جو بہتا ہے اور سلس البول کی بیماری مین جو ٹپکتا ہے وہ بلاشبہ نجس ہے اور باوجود اسکے وضو کا ناقض نہین تو جواب

اوسکا یہہ ہے کہ حکم تو دلیل سے متخلف نہین مگر ظہور اوسکا
یہان اسلئے نہین ہوا کہ اگر وضو کو قایم سمانا جاوے تو یا مکلف سے
فرض ساقط کئے جاوین یا نماز بلا وضو کے صحت تسلیم کیجاوے اور
جب یہہ کہ دونو باتین نہین ہوسکتین تو لاچار وضو کو قایم تسلیم کیا
گیا اور اگر ناقض لزوم محال کو بیان کرے تو اب جواب اوسکا یہہ ہے
کہ لزوم محال کو سمانے مثلاً جب کوی راست گو یہہ دعوے
کرے کہ ہر موجود کی حقیقت ثابت ہی اور یہہ دلیل اوسپر لاوے
کہ ہر موجود شئے ہے اور ہر شئی کی حقیقت ثابت ہی اور ایک بے
حقیقت یہہ بول اوٹھے کہ اگر کسے شئی کی حقیقت ثابت ہو تو
ثبوت اوسکا ثابت ہی یا نہین اگر نہین تو جو ثبوت کہ خود معدوم
ہے دوسری شئے کو ثابت نہین کرسکتا بقول اوستاد کے
کہ ع ازخویشتن گم است کرا رہبری کند۔ اور اگر ثابت ہی تو پہر
اوسکے ثبوت مین گفتگو کیجاویگی غرضکہ اگر کسی شئے
کے حقیقت ثابت ہووے تو یا تسلسل لازم آویگا یا یہہ
ماننا پڑیگا کہ وہ ثبوت جو خود معدوم ہے دوسرے شئے کو موجود کرسکتا ہی
اور یہہ دونو امر محال ہین اور امر محال کا مستلزم خود محال ہے سو
اب حقیقت کسی شئے کی ثابت نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے

کہ تسلسل لازم نہین آتا اسلئے کہ ثبوت کا ثبوت عین ثبوت ہے
اور تسلسل تعدد کے فرع ہے یا یہہ کہ وہ تسلسل جو محال ہے لازم نہین آتا اسلئے
کہ معانی مصدریہ محض اعتباری ہین اور امور اعتباریہ مین تسلسل
محال نہین ہے اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ لازم کے استحالہ کو نمانے
جیسے کہ یہہ بات کہی گئی کہ سوا حکمت یعنے وجوب امکان امتناع اورجہات
منطقیہ متغایر بالذات ہین ورنہ یہہ لازم آتا ہے کہ ماہیت کی لوازم
واجب الوجود ہوجاوین اور یہہ محال ہے سوجواب اوسکا یہہ
دیا گیا کہ لوازم ماہیت کا واجبت الثبوت ہونا لازم آتا ہی اور یہہ
محال نہین اور مثال مشہور یہہ ہے کہ کوئی شخص خوش عقیدہ
یہہ بات کہے کہ زید کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اسلئے کہ وہ ایک
بندہ ہے اور ساری بندون کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اور
معتزلے یہہ نقض پیش کرے کہ جو رہی جاری ہے بندونکے
فعل ہین اور وہ مخلوق اللہ کے نہین اسلئے کہ یہہ دونو کام
برے ہین اور برے کاموں کا پیدا کرنا برا ہے اور اللہ برا ہی
بری سے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ برے کاموں کا پیدا کرنا
برا نہین پس جو لازم آتا ہے وہ برا نہین سا تو ان مقصد
یہہ ہے کہ مدعی کی مدعی کا انکار و تغلیط بلا دلیل مکابرہ ہے

عام اس سے کہ مدعی اوسپر کوئی برہان لاوے یا نہ لاوے اور
منع دلیل اس سے پہلے کہ مدعی دلیل اوسپر لاوے غصب ہے
اور محقق لوگ اس غصب کو بہت برا جانتے ہین اور دلیل سمیت
انکار مدعی کا بعد اسکے کہ مدعی نے اوسکو مدلل کیا ہو معارضہ
ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ معارضہ مین یہہ شرط ہو کہ معارض
مدعی کے دلیل کو کسی طرح پر نچھیڑے یا یہہ شرط نہین۔
پہلی بات مشہور ہے اور دوسری ظاہر ہی اسلیے کہ
تسلیم ظاہری معارضہ کی منافی ہے اگرچہ واقع مین نہین
اور جب کہ معارضہ مع تسلیم ظاہری ہوگا تو وہ معارضہ محضہ
ہوگا۔ اور جب مع عدم تسلیم ہوگا تو وہ معارضہ مع المناقضہ
ہوگا بعضون نے یہہ التزام کیا ہے کہ منجملہ ان دو نو قسمون
کے کوئی سے قسم ہو تقریر اوسکے نقض کے پیرایہ مین یون
کرنے چاہیے کہ تمہاری دلیل کے مقدمے بالکل درست
نہین اگر وہ درست ہوتی تو اوسکے مدلول کا منافی
صحیح وصادق نہوتا مگر ہمارے پاس ایک ایسی دلیل ہے
جو اوس منافی کے صدق وصحت پر پوری پوری دلالت
کرتی ہے کھتے ہین کہ معارضہ کا مرجع قطعے دلیلون

خواہ وہ نقلی ہون یا عقلی ہون نقض اجمالی ہوتا ہے اسلیے
کہ دو قطعی حقیقت مین معارض نہین ہوتی اور وہ معارضہ
جو وہان مذکور ہوتا ہے اوسکو معارضہ مع النقض کہتے ہین اسلیے
کہ نقض اوسمین ضمناً پایا جاتا ہے ہان نقلیات ظنیہ مثل
فقہی قیاسون کے باہم معارض ہوسکتے ہین کیونکہ منجملہ اونکے
کسی ایک کا خطا ہونا بعید از قیاس نہین ہے کہا گیا
کہ معارضہ مع النقض اور معارضہ بالقلب آپسمین ایک ہین
اور فرق اونکا اعتباری ہے یعنے اس اعتبار سے کہ وہ
دلیل مدعے کو مخالف اوسکے بتاتا ہے ... کہ وہ
موافق تھے معارضہ بالقلب کہتے ہین اور اس حیثیت سے
کہ وہ نقض کو متضمن ہوتا ہے معارضہ مع النقض بولتے ہین
تتمہ معارضہ کے بعض قسمون کی جواز وصحت مین خلاف واقع
ہوا منجملہ اونکے ایک معارضہ علی المعارضہ یعنے معارضہ
کے مقابلہ مین معارضہ کرنا صورت اوسکی یہہ ہے کہ مدعے
نے دلیل قایم کی اور معارض نے معارضہ کرکے اوسکو ساقط
کیا پہر مدعے نے دوسری دلیل قایم کی دوسری معارضہ
بالبداہت بدیہی محض پر جیسے مدعی یہہ کہے کہ یہہ حکم بدیہی ہے

اور اوسکے بدیھی ہونے پر دلیل نہ لاوے اور معارض یہہ کہے
کہ نقیض اس حکم کے ثابت ہے اسلیئے کہ وہ بدیھی ہے اور ہر بدیھی ثابت
ہے تیسری معارضہ بالبداہت بدیھی مدلل پر یعنے جسکی بداہت
کو مدعی نے بدلیل ثابت کیا اوسکا معارضہ بالبداہت کیا جاوے
جیسے مدعی یہہ کہے کہ یہہ حکم بدیھی ہے اسلیئے کہ وہ محسوسات
یا وجدانیات مین سے ہے اور معارض یہہ پیش کرے کہ نقیض
اس حکم کے بدیھی ہے اور کوئی دلیل اوسپر نہ لاوے چوتھی
معارضہ بالدلیل بدیھی غیر مدلل پر مثال اوسکی یہہ ہے کہ مدعی
یہہ کہے کہ اعیان ثابتہ کے حقیقت ثابت ہے اور یہہ حکم
بدیھی ہے اور سوفسطائی یہہ معارضہ کرے کہ نقیض اوسکی
ثابت ہو اور وہی دلیل اوسپر لاوے جو پہلے مذکور ہوچکی
ہے پانچوین معارضہ بالدلیل بدیھی مدلل پر جیسے کوئی یہہ
کہے کہ رنگ اس شئے کا کالا ہے اور یہہ بات بدیھی ہے اسلیئے
کہ وہ محسوس ہے اور ہر محسوس بدیھی ہے اور معارض یہہ
معارضہ پیش کرے کہ نقیض اوسکی ثابت ہے اسلیئے کہ وہ قابض
بصر نہین اور جو قابض بصر نہین وہ سیاہ نہین اور حق یہہ ہے
کہ یہہ پانچون قسمین صحیح و جائز ہین اور ہر قسم کی جواز و صحت کے

دلیلین بجائے خود مذکور ہین اور نظر بر ین سب کا اتفاق اسپر ہے
کہ جب کبھی بدیہی کا معارضہ برہان سے کیا جاوے تو وہ برہان
زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور ایسے ہی اگر نقلے دلیل کا معارضہ عقلے
دلیل سے کرین تو عقلے زیادہ معتبر ہوگی مگر یہہ کہ نقلے محکم
قران مجید یا حدیث متواتر ہو تو اب نقلے ہے معتبر ہوسکے اور
قران مجید کے وہ آیات متشابہات جنکی ظاہری معنون سے باری تعالے
کے مجسم ہونیکا توہم پیدا ہوتا ہے اور کچھہ لوگ اس دہوکھے
مین اکر مجسمہ بنگئے جیسے الرحمن علے العرش استوی و یداہ
مبسوطتان اون عقلے نقلی دلیلون کے معارض نہین ہوسکتیں
جنسے باری تعالے کا بسیط و مجرد ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے
واضح ہو کہ دلیل ظنے برہان قطعی کا مقابلہ نہین کرسکتی ہان اگر
الزام منظور ہو تو یہہ امر ممکن ہے تبصرہ مناظرہ کے مفہوم
مین جو خلاف مدعی معتبر ہے وہ نقیض صریح اور مساوی نقیض
اور اخص من النقیض کو شامل ہے یعنے خواہ وہ مدعا ن مدعی
کے صریح نقیض ہو یا اوسکے نقیض کے مساوی ہو یا اوسکے
نقیض سے اخص ہو ہان عام نہو اسلئے کہ ثبوت عام سے
ثبوت خاص کا لازم نہین آتا پس اس صورت مین معارض کے

کی دلیل پر کلام رہا یعنی سمجھا مخالف نے کہ جب نقیض صریح کا ثبوت خاص کا
عام کے ثبوت کو مستلزم ہوگا حاصل یہہ ہے کہ معارض کا مطلوب
مدعی کے مطلوب کا عام نہووے نقیض صریح کے یہہ مثال
ہے کہ مثلا کسی حکیم نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن ہے اور دلیل
اوسپر لایا اور مخالف نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن نہین اور دلیل
اوسپر لایا اور مساوی نقیض کی یہہ مثال ہے کہ مثال مذکور
مین معارض نے کہا کہ زمین متحرک ہے متحرک لا ساکن کی مساوی
ہے جو ساکن کی نقیض صریح ہے اور اخص من النقیض کی یہہ مثال
ہے کہ مدعی نے کسی شے کے حیوان ہونے پر دلیل قایم کی
اور معارض اوسکے شجر ہونے پر دلیل لایا شجر لا حیوان سے خاص
ہے جو حیوان کے صریح نقیض ہے اور نقیض سے عام مطلق کی
یہہ مثال ہے کہ مدعی نے کسی شے کا انسان ہونا بدلیل ثابت
کیا اور معارض اوسکے ممکن عام ہونے پر دلیل لایا ممکن عام انسان
کے نقیض صریح یعنے لا انسان سے عام مطلق ہے اسلیے کہ ہر
لا انسان ممکن عام ہے اور ہر ممکن عام لا انسان نہین انسان ممکن
عام ہے لا انسان نہین اور عام من وجہ کی یہہ مثال ہے کہ
مثال مذکور مین معارض نے شے مذکور کا حیوان ہونا ثابت کیا

حیوان اور انسان کی نقیض صریح مین عموم من وجہ ہے اسلئے کہ
بعضے حیوان لاانسان ہین جیسے گھوڑا مثلاً اور بعضے حیوان لاانسان
نہین جیسے خود انسان اور بعضے لاانسان حیوان نہین جیسے دیوار خلاصہ
یہہ ہے کہ نقیض صریح یا مساوی نقیض یا اخص من النقیض کی اثبات
سے بطلان مدعی کا متصور ہے اور اعم من النقیض کی اثبات سے
کچھ فایدہ نہین ہے خواہ وہ عام مطلق ہو یا عام من وجہ ہو۔
باقی رہا مباین نقیض وہ عین مدعی ہے یا اوسکا لازم ہے اثبات
اوسکا معارضہ نہین ہے لظر برین وہ بحث سے خارج ہے
آٹھوان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل اپنی دلیل کی کسی مقدمہ
کو صغری کو یا کبرے کو مدلل کرے تو اوس مقدمہ کا نقض و معارضہ
جایز ہے یعنے اوسکے فساد پر دلیل لائی جاوی یا اوسکے نقیض
پر کوئی برہان قایم کی جاوے پہلی کو مناقضہ علی سبیل النقض اور
دوسرے کو مناقضہ علے سبیل معارضہ کہتے ہین اسلئے کہ مناقضہ
لغے منع کے معنے جو مقدمہ کی عدم تسلیم ہے دونو صورتون مین
پائے جاتے ہین مثال اوسکی یہہ ہے کہ کوئی شخص اس دعوی کو کہ مفہوم
انسان کا موجود خارجی نہین باین دلیل ثابت کرے کہ مفہوم
انسان کا کلی ہے اور کوئی کلی موجود خارجی نہین اور کبری پر یہہ

دلیل لاوے کہ اگر کلے موجود خارجی ہوجاوے تو کلی کلی نہ ہیگی بہ افراد
کثیرہ پر محمول نہوگی تو سایل یہہ کہہ سکتا ہے کہ کلی طبعی موجود
خارجی ہے اگر موجود خارجی نہو تو موجودات خارجیہ کا جز نپڑے
یہہ موجبہ جزئیہ کہ کلی طبعی موجود خارجی ہے نقیض اوس سالبہ
کلیہ کی ہے جو دلیل مدعی کا کبری تہا اور بعضون کا یہہ قول ہے
کہ اگر دلیل مدعی کا مقدمہ بین الفسا دہے تو نقض و معارضہ اوسکا
اس سے پہلے بھی جایز ہے کہ مستدل اوسکو مدلل کرے جیسیے کوئی
ظاہر بین کسی شئے کے محسوس ہونیکو باین دلیل ثابت کرے کہ یہہ شئے
موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو اس سے پہلے کہ وہ کبری کو کسی
ٹوٹی پہوٹی دلیل سے مدلل کرے یہہ نقض وارد کر سکتے ہین کہ باری
تعالے اور بقول فلاسفہ کے مبادی عالیہ موجود ہین اور اونمین سے
کوئی محسوس نہین اور یہہ نقض اس نظر سے منع ہے کہ کبری کی
کلیت کی عدم تسلیم پر مشتمل ہے اور باین نظر نقض ہے کہ مادہ سند
کا متحقق ہے اور اسیلئے کہا گیا کہ مناقضہ علے سبیل معارضہ اور
مناقضہ علے سبیل نقض کی تقریر منع کے پیرایہ مین مناسب نہین کیونکہ
اب وہ منع نہین رہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس فاسد مقدمہ
کو ایک اور سچے مقدمہ سے ملاتے ہین اور جب دونو کی اجتماع سے کوئی

محال لازم آتا ہے تو لزوم محال کا منشاء فساد اس مقدمہ کا گنا
جاتا ہے اسلئے کہ کوئی امر صحیح و صادق کسی محال کو مستلزم نہین ہوتا
اور حکم کیا جاتا ہے کہ وہی مقدمہ بجائے خود فاسد ہے مثلاً دلیل مذکور
کی کبریٰ کو اگر اس سچے مقدمہ سے یعنے ہر محسوس مادّی ہے ملا دین تو
یہہ لازم آویگا کہ باری تعالےٰ اور مجردات بہی مادّی ہین مگر یہہ محال اس
مقدمہ سے لازم آیا نہ اس سچے مقدمہ سے تو وہ مقدمہ فاسد ہے

نوان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل کا مقصود استدلال سے یہہ
ہووے کہ فریق ثانی کو شک مین ڈالے یا دہوکہا دیوے تو اب نقض و
معارضہ کا وارد کرنا مستحسن نہین اسلئے کہ وہ اپنے بیان کی راست
درست ہونیکا دعوی نہین کرتا ہان منع کا وارد کرنا مضائقہ نہین
کیونکہ منع سے اصلی غرض یہہ ہوتی ہے کہ مستدل اپنے بیان کو تقویت
بخشے اور یہہ امر اوسکے حق مین مضر نہین اور یہہ مسئلہ مناظرہ کی
بحث مین جب داخل ہو سکتا ہے کہ اظہار صواب کسی فریق کا مقصود
ہو جیسے کہ بعضون کا مذہب ہے اور اگر یہہ معتبر کیا جاوے کہ اظہار
صواب ہر دو فریق کو مقصود ہو تو کوئی مشکک یا مغالط مناظر
نسمجھا جاویگا جب کہ منوع ثلاثہ معترض کے خیال مین آجا دین تو
منع کو مقدم رکہے اور معارضہ کو سب سے پیچہے ڈالے اور بعضونکا

یہہ قول ہے کہ نقض کو مقدم کرے اور منع اور نقض دونو کو معارضہ پر مقدم رکھے پہر تقدیر معارضہ کا حق یہہ ہے کہ وہ پیچھے رہے جیسے جب کوئی نام کا مسلمانا گلے مروڑی مرغی کی حلت کا قایل ہووے اور یہہ دلیل اوسپر لاوے کہ گلے مروڑی مرغی طعام اہل کتاب کا ہے اور طعام اہل کتاب کا مسلمانونکے لئے حلال ہے بقولہ تعالے وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم تواب یہان منوع ثلاثہ یعنے منع نقض معارضہ تینون متوجہ ہوسکتے ہین خواہ منع کو مقدم کریں خواہ نقض کو مقدم رکہین منع کی یہہ تقریر ہے کہ دلیل مذکور کی کبری کی کلیت مسلم نہین اسلئے کہ خنزیر اس حکم سے مستثنے ہو اور کبری جزیہ شکل اول مین منتج نہین ہوتا۔ اور نقض کے یہہ تقریر ہے کہ یہہ دلیل بعینہ خنزیر مین جاری ہے اور وہ مسلمانون پر حرام ہے غرضکہ اس مادہ مین حکم دلیل سے تخلف ہے اور معارضہ کی یہہ تقریر ہے کہ گلے مروڑی مرغی حرام ہے اسلئے کہ وہ منخنقہ ہے اور یہہ منخنقہ حرام ہے بقولہ تعالے حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ تکملہ منوع ثلاثہ مذکورہ مین بحث کی منحصر ہونے پر یہہ بحث کی گئی ہے کہ کبھی مدعی کی دلیل پر یہہ قدح کی جاتی ہے کہ تیری یہہ دلیل تیری دعوی کو مستلزم نہین ہے

نهین یعنے تقریب تام نہین اور یہہ جب ہوتا ہے کہ مدعی خاص ہو اور دلیل
عام ہو مثلاً کوئی یہہ دعوے کرے کہ یہہ شئے انسان ہے اور یہہ دلیل
اوسپر لاوے کہ یہہ حیوان ہے حیوان ہونا انسان ہونے کو مستلزم
نہین اور کبھی یہہ کہتے ہین کہ یہہ دلیل اور مقدمہ کی محتاج ہے یا
اوسکا وہ مقدمہ محض بیکار ہے یا وہ مصادرہ پر مشتمل ہے یعنے
دلیل کی صحت خود مدعے کی صحت پر موقوف ہے مثلاً یا صحت
دلیل کا لازم ممنوع ہے یعنے یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ دلیل جب پوری
ہوتو یون ہووے اور یون ہونا مسلم نہین غرض کہ کوئی اعتراض
ان اعتراضون مین سے نہ منع ہے اور نہ نقض ہے اور نہ معارضہ
ہے پہلے اور دوسری اور چوتھی بحث کا یہہ جواب ہے کہ اگر یہہ
اعتراض کسی شاہد صادق کے ساتھہ ہووین تو نقض مین داخل
ہین ورنہ یہہ مکابرہ ہے اور مکابرہ غیر مسموع ہے اور ممنوع ثلاثہ
مین ہر ایک مسموعہ کا ہے اور تیسری بحث کا یہہ جواب ہے
کہ بعض مقدمات کا لغو بیکار ہونا ثبوت مدعی کا منافی نہین صرف
اتنی بات ہو کہ مستدل نے ایک امر زاید کو ذکر کیا۔ اور ممنوع ثلاثہ
مین وہ بحث منحصر ہے جو ثبوت مدعی کو منافی ہووے اور پانچوین
بحث کا یہہ جواب ہے کہ صحت دلیل کا لازم وہ ہے جو موقوف علیہ اوسکا

ہے عام اس سے کہ وہ جزء ہو یا شرط ہو اور یہہ مقدمات دلیل پر
صادق آتا ہے پس اوسکا ننا بعینہ منع اصطلاحی ہے حاصل یہہ کہ
اعتراضات مذکورہ منوع ثلاثہ سے خارج نہین ہین خاتمہ مناظرہ کی
ساری بحثین حکم خبری سے متعلق ہوتے ہین خواہ وہ صریح ہو خواہ وہ
ضمنی ہو اور اگر یہہ بات مانی جاوے کہ حدود مین بدون اعتبار
حکم ضمنی کے مناظرہ کی بحثین جاری ہوسکتی ہین اور ایسی ہی انشائیات
اور مفردات مین بدون اعتبار حکم ضمنے کی تصیح نقل کا مانگنا جائز ہے
جیسے کہ بعضونکا مذہب ہے تو مناظرہ کی حد معروف یعنے توجہ کرنا متخاصمین
کا نسبت خبریہ مین جو مسلم ہے منہدم ہوجاویگی اور بحث کے قاعدے
بلا ضرورت بڑہ جاوینگے۔ اور اصل یہہ ہے کہ انشائیات منقولہ
اور مفردات منقولہ مین حکم ضمنے ہوتا ہے مثلاً جب کوئی یہہ کہے
کہ ہمارے حضرت نے یہہ فرمایا کہ اپنے لڑکون کو نماز کے قاعدے سکہاؤ
تو یہان یہہ حکم اعتبار کیا جاویگا کہ یہہ امر حضرت کا قول ہے اور مفردات
منقولہ مین یہہ مانا جاویگا کہ یہہ مفرد اس معنے کے لئے موضوع ہے
اور اب دونو صورتون مین نقل کی تصیح درکار ہوگی۔ خاتمہ۔
بحث مین جلدی کرنا اچھا نہین فریقین کو تامل کرنے مین فایدہ ہے
چنانچہ مستدل کا یہہ فایدہ ہے کہ وہ دلیل مین گہٹاتا بڑہاتا ہے

خاتمہ

خاتمہ

اور نظری مقدمہ پر دلیل اور مخفی مقدمہ پر تنبیہ لاتا ہے اور کلام اوسکا
مناقشہ سے محفوظ رہتا ہے اور سایل کا یہہ فایدہ ہے کہ جلدی جیز
اعتراض اوسکا پورا نہین ہوتا بلکہ کبھی جلدی خرابی کا باعث ہو جاتی ہے
اور یہہ امر بہت ضروری ہے کہ ہر علم کی بحث مین اوسکی مناسب
کلام کرے مثلا جب اصول عقاید مین گفتگو پیش آوے تو قطعی
دلیلین لائی جاوین اسلیئے کہ وہان ظنیات کا کام نہین علاوہ امور
مذکورہ کی یہہ باتین بہی ملحوظ رہین کہ مناظر اپنے کلام مین ایسا
اختصار نکرے کہ مطلب پورا پورا سمجہہ مین نہ آوے اور نہ ایسا ہی
اوسکو نہ پہیلا دے کہ فریق ثانی سنتا سنتا گہبرا جاوے اور ایسے
الفاظ غیر مانوس کو نہ بولے کہ طرف ثانی کو پوچہنے کی ضرورت ہووے
ایسے کلمہ کو بلا قرینہ کلام مین نہ لاوے جو دو معنون کا احتمال رکہتا ہے
اور مناظرہ کیوقت کسی شے کیطرف التفات نکرے اور جسکا
مقصود مین دخل نہووے اوس سے الگ رہے اور عین مباحثہ
مین نہ ہنسے نہ غرائے اور نہ فحش زبانپر لاوے جیسا کہ فی زماننا بعض
مباحثون مین دیکہا گیا اور مباحثہ سے پہلے تہوڑی بہت شرطون
کا التزام کرنا یا کرانا مضایقہ نہین اگرچہ فی الجملہ ضعف و ناتوانی پر دلالت
کرتا ہے اور جسکی ہیبت غالب ہووے اور لوگ اوس سے ڈرتے

ہون اوس سے بحث نکرے جیسے حضرت عبد اللہ بن عباس رض
نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رض سے عول کے مسئلہ مین کچھہ
گفتگو نہ کی اور جب کسی نے اونسے پوچھا تو آپنے یہی جواب دیا کہ حضرت
عمر رض مرد مہیب تھے اونکے ہیبت غالب آئی اور بقول سعدی رح
کے ع۔ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔ طرف مقابل کو حقیر نہ سمجھے
اور لازم ہے کہ تکیہ لگا کر نہ بیٹھے اور بھوکھا پیاسا بھی نہو اور
بہت پیٹ بھرا بھی نہو اور گفتگو کے وقت ادھر ادھر نہ دیکھے
اور کسی سے گفتگو مین مدد نہ مانگے اور چلا کر گفتگو نہ کرے غرض
کہ جو باتین مناظرہ کی مناسب نہون اونسے بچتا رہے مگر آجکل کے
مباحثے جو محض مکابری یا مجادلی ہین اظہار صواب سے مبرا اور
تحقیق حق سے معرا ہین چنانچہ اون مین ہر فریق کو یہہ منظور ہوتا
ہے کہ میرا قول بالا رہے اور کہیت اپنے ہاتھہ آوے سو یہہ مباحثے
نہین بلکہ مرغون کے پالیان ہین علاوہ اسکے ہر طرف کی بھلا
چاہنے والی وہ باتین اوڑاتی ہین جو معرکہ مین کبھی سنے نہین جاتیں
یہانتک کہ جب تحریری مباحثے ہوتے ہین تو تب بھی یہی خاک
اوڑتے ہے مگر اتنی بات ہو کہ لکھم کے آگے بکتم نہین چلتے پس
اس زمانہ مین کنج عزلت اولی وانسب ہے ہان جو لوگ ایسے ہین کہ وہ

بحث و مباحثے کی بدولت روٹی کہاتے اور روپیے کماتے ہین وہ لڑین
اور جہگڑین اور تقریری تحریری مباحثے کرین اور کہاوین اور مزے
اڑاوین ؎ بحث کردن کار بیدردان بود * فقط اب مصنف کی
یہہ التجا ہے کہ جو کوی اس رسالہ کو پڑہے یا پڑہاے وہ اوسکو
دعاے خیر یاد کرے

تمام شد